السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ غیر مقلد کی نماز مقلد کے پیچھے ہوتی ہے یا نہیں اور مقلد کی نماز غیر مقلد کے پیچھے ہوتی ہے یا نہیں؟

تقلید امام اعظم کی کرنا شرک ہے یا نہیں؟ (2)

جو شخص یہ کہے کہ غیر مقلد کی نماز مقلد کے پیچھے نہیں ہوتی اس کے لیے حکم شارع کیا ہے۔ مندرجہ بالا سوالات کے جوابات حدیث سے ہونے چاہئیں۔ (3)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر مسلمان کے پیچھے نماز ہوتی ہے، وہ مقلد ہو یا غیر مقلد، بشرطیکہ مشرک اور بمتدع ببدعت مکفرہ نہ ہو، اس واسطے کہ مشرک کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسے بمتدع کے پیچھے نماز ہوتی ہے جس کی بدعت مکفرہ ہو، پس جو مقلد مشرک نہیں اور بمتدع ببدعت مکفرہ بھی نہیں ہے اس کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز و درست ہے اور ہاں واضح رہے کہ بعض مقلدین کی تقلید مفضی الی الشرک (شرک تک پہنچانے والی) ہوتی ہے سو ایسے مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں اور تقلید مفضی الی الشرک یہ ہے کہ کسی ایک خاص مجتہد کی اس طرح پر تقلید کرے کہ جب کوئی صحیح حدیث غیر منسوخ اپنے مذہب کے خلاف پاوے تو اس کو قبول نہ کرے اور یہ سمجھے بیٹھا ہو کہ ہمارے امام سے خطا اور غلطی ناممکن ہے اور اس کا ہر قول حق اور صواب ہے اور اپنے دل میں یہ بات جما رکھی ہو کہ ہم اپنے امام کی تقلید ہرگز نہیں چھوڑیں گے، اگرچہ ہمارے مذہب کے خلاف قرآن و حدیث سے دلیل قائم ہو، پس جس مقلد کی ایسی تقلید ہو، وہ مشرک ہے، شاہ ولی اللہ صاحب عقد الجید میں لکھتے ہیں، وفیمن [1] یکون عامیا ویقلد رجلا من الفقهاء بعینه یری انه یمنع من مثله الخطاء وان ماقاله هوالصواب البتة وخمر فی قلبه ان لایترک تقلیده وان ظهر الدلیل علی خلافه وذلک ما رواه الترمذی عن عدی بن حاتم انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقرأ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله قال انهم لم یکونوا یعبدونهم ولکنهم اذا احلوا لهم شیئا استحلوه واذا حرموا علیهم شیئا حرموه انتهی۔

امام اعظم صاحب کی تقلید اگر مفضی الی الشرک ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا، تو بیشک امام اعظم صاحب کی یہ تقلید شرک ہے والا فلا (2)

اس شخص کا علی الاعلان یہ کہنا صحیح نہیں ہے، ہاں اگر اس شخص کے اس کہنے سے یہ مراد ہو کہ مقلد مشرک (یعنی جس مقلد کی تقلید مفضی الی الشرک ہو) کے پیچھے غیر مقلد کی نماز نہیں ہوتی تو اس کا یہ کہنا صحیح ہے، واللہ تعالیٰ (3) اعلم بالصواب، المجیب محمد عبد الحق ملتانی ماہ ربیع الاول 1318ھ

(سید محمد نذیر حسین)

---

[1] اور اس عامی ادمی کے متعلق جو کسی متعین فقیہ کی تقید کرتا ہو اور اس کا عقیدہ یہ ہو کہ اس سے غلطی نہیں ہو سکتی وہ جو کچھ کہے صحیح ہے اور اس کے دل میں یہ بات بیٹھ چکی ہو کہ اس کی تقلید کسی صورت میں بھی نہ چھوڑوں گا، خواہ اس کے برخلاف دلیل ثابت ہی کیوں نہ ہو جائے۔ وہی فتویٰ ہے جس کو امام ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ آیت سنی ''انہوں نے اپنے مولویوں اور پیروں کو خدا کے سوا رب بنا رکھا تھا'' تو کہا، کہ یہ لوگ ان کی پوجا نہیں کرتے تھے لیکن جب وہ کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو اس کو حلال جانتے اور اگر حرام کہہ دیتے تو حرام جانتے۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01